سماجی روابط کی ویب سائٹس اور اسلامی تعلیمات

* اقراء خالد

Abstract

Social website is a platform that allows people to create and share different ideas, information and pictures/videos. Social websites like Facebook, Whatsapp, Twitter, Linked In, Youtube etc, allow users to intract with large number of people. In every field of life, these websites have postive and negative effects. The use of social websites make them good or bad. In this paper, we present an evolution of social websites in the teachings of Islam. Islam doesn't against the social websites, it only condemns its negative impact or negative use.

سماجی رابطے کی ویب سائٹ سے مراد ایسی ویب سائٹ ہے جو افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ بات چیت کرنے اور معلومات، تصاویر اور ویڈیوز وغیرہ کا اشتراک کرنے میں مدد دیتی ہیں۔[1] یہ سائٹس انسانوں کو ایک دوسرے کے ساتھ جوڑنے، رابطہ قائم کرنے، معلومات کا تبادلہ کرنے کیلئے وجود میں آئی ہیں۔ اسلام دین فطرت ہے اس نے انسانوں کے اجتماعی شعور کو مد نظر رکھا ہے۔ اسلام تمام انسانوں کے آپس کے تعلقات، ملاقات اور رابطوں سے جنم لینے والی اجتماعیت کو نا صرف تسلیم کرتا ہے بلکہ اس کو فروغ دینے اور اس کی نشوونما کرنے والے عوامل کی حوصلہ افزائی بھی کرتا ہے اور ایسے اصول و ضوابط دیتا ہے جن سے اجتماعیت اور گروہی زندگی کو تقویت ملے۔ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صلاۃ الجماعۃ تفضل صلاۃ الفذ السبع و عشرین درجۃ[2]

"جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا ثواب انفرادی نماز سے 27 گنا زیادہ ہے۔"

ایسا حکم اسی لیے دیا گیا کہ لوگ ایک دوسرے سے ملیں ان کے درمیان بات چیت ہو خیالات کا تبادلہ ہو۔ ایک دوسرے کے حالات سے آگاہی ہو۔ اخوت اور ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھے۔ ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشی غمی میں شریک ہو کر ایک صحت مند اور خوشحال معاشرے کی تعمیر ممکن ہوتی ہے

☆ اقراء خالد، ویزٹنگ لیکچرر، ادارہ عربی و علوم اسلامیہ، جی سی ویمن یونیورسٹی، سیالکوٹ

آج دنیا گلوبل ویلج بن گئی ہے۔ انسان ایک جگہ بیٹھ کر پوری دنیا میں موجود کہیں پر بھی دوسرے فرد کے ساتھ بذریعہ انٹرنیٹ رابطہ کر سکتا ہے۔ بات چیت کر سکتا ہے، اپنا حال دوسرے تک پہنچا سکتا ہے اور دوسرے فرد کا حال معلوم کر سکتا ہے۔ فاصلے سمٹ کر رہ گئے ہیں۔ عام طور پر کوئی پیغام 200,100,5,2، افراد یا ایک مجمع تک پہنچایا جا سکتا ہے مگر ان ویب سائٹس پر وہی پیغام پوسٹ کر کے پوری دنیا میں موجود لاکھوں کروڑوں لوگوں تک پہنچا سکتے ہیں۔ پاکستان سے یورپی ممالک میں اسلام کا پیغام پہنچانے کا ایک بڑا ذریعہ یہ سماجی رابطے کی ویب سائٹس ہیں۔ اچھائی اور خیر کو فروغ دیا جا سکتا ہے تو دوسری طرف ان ویب سائٹس پر اسلامی تعلیمات کی غلط ترجمانی کر کے لوگوں کو گمراہی کے راستے پر چلا سکتے ہیں، جرائم پیشہ افراد کے ساتھ تعلقات بنا کر معاشرے کے اندر بدامنی اور انتشار پیدا کیا جا سکتا ہے۔ سماجی روابط کی ویب سائٹس کا اسلامی تعلیمات کے تناظر میں مختلف پہلوؤں کے تحت جائزہ لیا جاتا ہے:

(1)۔ جھوٹ، فریب اور دھوکہ دہی جیسے رزائل اخلاق کا باعث

جھوٹ فریب اور دھوکہ دہی ایسی اخلاقی برائیاں ہیں جو ہر مذہب و ملت کے ضابطہ اخلاق میں قابل مذمت ہیں۔ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو سختی سے ان سے منع کیا ہے۔

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ [3]

"تو بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹی بات سے اجتناب کرو"

لیکن سماجی میڈیا پر ایسی برائیاں اپنے عروج پر ہیں۔ سوشل میڈیا پر فرضی ناموں کی بڑی کثرت ہے، بہت سے لڑکے خود کو لڑکیوں کے نام سے موسوم کر کے دوسروں کو بے وقوف بنانے کا کام کرتے ہیں۔ اور تعارف کرواتے وقت بھی خلاف حقیقت نام و جنس کا اظہار کرتے ہیں۔ قرآن پاک میں ارشاد ربانی ہے:

اِنَّمَا یَفْتَرِی الْکَذِبَ الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِاٰیٰتِ اللّٰهِ ۚ وَاُولٰٓىِٕكَ هُمُ الْكٰذِبُوْنَ [4]

"جھوٹ افتراء تو وہی لوگ کرتے ہیں جو خدا کی آیتوں پر ایمان نہیں لاتے اور وہی جھوٹے ہیں"

یعنی جھوٹ بولنا اور افتراء کرنا بے ایمانوں کا ہی کام ہے۔ "اس آیت سے معلوم ہوا کہ جھوٹ کبیرہ گناہوں میں سے بد ترین گناہ ہے۔"[5] حقیقت یہ ہے کہ یہ طریقہ دھوکہ اور جھوٹ پر مشتمل ہے۔ "اس ضمن میں ایک تحقیقاتی سروے کیا

گیا جو کہ والدین، اساتذہ اور طلبہ و طالبات پر مشتمل تھا 50، 50 لوگوں سے سوال کئے گئے جن میں ٪84 والدین، ٪94 اساتذہ اور ٪ 86 طالب علموں کا کہنا تھا سماجی روابط کی ویب سائٹس فراڈ اور دھوکہ دینے کا باعث ہیں، جبکہ ٪ 16 والدین، ٪ 4 اساتذہ اور ٪ 12 طالبعلموں کے نزدیک ایسا نہیں ہے۔"

اسلام میں جھوٹ بولنا بھی حرام ہے اور دھوکہ دینا بھی۔ اس لیے اس طرح فرضی ناموں سے خود کو موسوم کر کے دوسروں کو دھوکہ دینا ایک غلط اور مذموم عمل ہے جس سے بچنا ضروری ہے۔

عن ابی ھریرۃؓ ان رسول اللہ ﷺ قال من حمل علینا السلاح فلیس منا و من غشنا فلیس منا[6]

"حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا"جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں اور جو ہمیں دھوکہ و فریب دے وہ ہم میں سے نہیں"

مزید ارشاد ہے:

"نبی کریم ﷺ نے فرمایا منافق کی تین نشانیاں ہیں جب بولتا ہے جھوٹ بولتا ہے۔ جبوعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے اور جب اسے امین بنایا جاتا ہے تو خیانت کرتا ہے"[7]

گویا جھوٹ بولنے والا، دھوکہ دینے والا شخص منافق ہے اور قرآن کی رو سے منافق کی سزا جہنم کا سب سے نیچے والا گڑھا ہے۔

محمد عارف باللہ اس حوالے سے لکھتے ہیں "غلط آئی ڈیز، جھوٹ پر مبنی تصویریں اور کلمات چسپاں کیے جاتے ہیں۔ بہت سی مرتبہ بعض اہم شخصیتوں کے نام سے بعض لوگ کوئی "صفحہ" تیار کر لیتے ہیں جیسے کہ فیس بکپر کسی نام سے موسوم کوئی پیج بنا دیتے ہیں عام لوگوں کو اس سے تاثر یہ ہوتا ہے کہ اس صفحہ پر آنے والی تحریریں اور آراء اسی شخصیت کی ہیں، اس سے بہت مرتبہ کئی مفاسد اور خرابیاں پیدا ہوتی ہیں بلکہ بعض اوقات ان کی شخصیت مجروع ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر فیس بکپر ایک "صفحہ "ائمہ مسجد حرام میں سے ایک ذی علم امام صاحب کے نام سے موسوم ہے لیکن اس پر بہت سی مرتبہ بے اصل اور لایعنی باتیں بھی لکھی ہوتی ہیں۔ ایسی صورت میں ایک عام انسان کو تو یہی تصور ہوتا ہے کہ یہ بات

انھوں نے لکھی ہے اس سے ان کی شخصیت مجروح ہوتی ہے۔ حالانکہ اس سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی ان جیسے معروف افراد کو اتنی فرصت ہے کہ وہ فیس بک پر روزانہ درجنوں پوسٹ کریں۔"[8]

اسی طرح دوسروں کو ہنسانے کے لیے اور ان سے داد وصول کرنے اور احباب کا دائرہ کار وسیع کرنے کے لیے لوگ ان ویبسائٹس پر جھوٹ، مذاق میں مشغول رہتے ہیں حالانکہ حدیث پاک میں ایسے شخص کے بارے میں آیا ہے کہ

قال سمعت النبی ﷺ یقول ویل للذی یحدث بالحدیث لیضحك به القوم فیكذب ویل له ویل له[9]

"تباہی ہے اس کے لیے جو بولتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے تا کہ اس سے لوگوں کو ہنسائے، تباہی ہے اس کے لیے، تباہی ہے اس کے لیے"

جبکہ قرآن کریم میں جھوٹے اور فریبی کے بارے میں فرمایا ہے:

"بے شک اللہ اس شخص کو جو جھوٹا ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا"[10] اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ

مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ "جس نے دل میں یہ ٹھان لی کہ کبھی سچ کو نہ مانوں گا۔ جھوٹ اور ناحق پر ہی ہمیشہ اڑا رہوں گا۔ منعم حقیقی کو چھوڑ کر دوسرے محسنوں کی ہی بندگی کروں گا۔ اللہ کی عادت ہے ایسے بدباطن کو فوزو کامیابی کی راہ نہیں دیتا"[11]

(2)۔ والدین کی نافرمانی

معاشرے کے اندر سماجی رابطوں کی ویب سائٹس کے بڑھتے ہوئے رجحان کی بدولت والدین کی نافرمانی بہت زیادہ عام ہو رہی ہے، بچے صبح اٹھ کر والدین کو سلام کرتے ہوں یا نہیں لیکن اپنا ان بکس ضرور دیکھتے ہے۔ ماں باپ کی خدمت کا وقت ہو یا نہ ہو لیکن فرصت کا کوئی بھی لمحہ ہاتھ آتا ہے تو وہ سماجی رابطوں کی ویب سائٹس واٹس اپ، فیس بک، ٹوئٹر اور یوٹیوب وغیرہ کیلئے ہی ہوتا ہے اور یہی سوچ ہوتی ہے کہ ان سائٹس پر کوئی چیز ان سے چھوٹ نہ جائے۔ اولاد پر والدین کا کیا حق ہے، اگر قرآن کریم سے معلوم کریں تو بخوبی پتہ چل جائے گا۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔۔

وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسٰنًا[12]

"اور ہم نے انسان کو حکم دیا ہے کہ وہ والدین کے ساتھ احسان کرے۔"

مفتی محمد شفیع فرماتے ہیں کہ:"ووصینا الانسان بوالدیہ احسانا" لفظ وصیت تاکیدی حکم کے معنی میں آتا ہے اور احسان بمعنی حسن سلوک ہے جس میں ان کی خدمت واطاعت بھی داخل ہے اور تعظیم وتکریم بھی"[13]

والدین کی اطاعت کے سلسلہ میں احادیث میں بھی واضح احکامات دیے گئے ہیں۔ ایک روز نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"اس شخص کی ناک خاک آلود ہو،اس شخص کی ناک خاک آلود ہو،اس شخص کی ناک خاک آلود ہو۔صحابہ ؓ نے پوچھا یارسول اللہ ﷺ کون؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے ماں باپ کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے میں پایا اور ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کی"[14]

مطلب یہ کہ جس طرح اولاد کو ماں باپ کے قدموں کے نیچے پڑی ہوئی چیز آسانی سے مل سکتی ہے اسی طرح ماں کے ساتھ بھلائی کرنے اور ان کی دعا سے اولاد کو جنت ہاتھ لگ سکتی ہے۔ مگر آج والدین اولاد کو ان ویب سائٹس پر وقت ضائع کرنے سے منع کرتے ہیں تو اولاد کو یہ برا لگتا ہے۔ وہ انہیں اپنے دشمن محسوس ہوتے ہیں جو کہ دوستوں سے تعلقات کو کم کرنے یا اعتدال میں رکھنے کا کہتے ہیں۔ اس طرح یہ ویب سائٹس والدین کی نافرمانی کی موجب بن رہی ہیں۔

(3)۔بغیر تحقیق کے مواد شیئر کرنا

سماجی رابطوں کی ویب سائٹس خبریں پھیلانے کا وسیع ذریعہ ہیں۔ فیس بک وغیرہ پر لوگ کچھ پوسٹ کرتے ہیں تو وہ ان کے گروپ میں موجود تمام لوگوں تک جاتی ہیں اور پھر ہر فرد سے اس کے تمام کانٹیکٹ لسٹ تک جاتی ہے۔ پہلا فرد اس بات کو بغیر تحقیق کے پھیلا دیتا ہے یہ جانے بغیر کہ اس میں کتنی سچائی ہے اور جھوٹ کتنا ہے، حالانکہ قرآن پاک اس بارے میں کہتا ہے کہ

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآءَ كُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْٓا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًاۢ بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ[15]

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو کہ کہیں کسی قوم کو

انجانے میں تکلیف دے بیٹھو (ایذا نہ دے بیٹھو) پھر اپنے کیے پر پچھتاتے رہ جاؤ"

تفسیر عثمانی میں ہے کہ "نزاعات اور منافشات کی ابتداء جھوٹی خبروں سے ہوتی ہے اس لیے اول اختلاف و تفریق کے اسی سر چشمہ کو بند کرنے کی تعلیم دی یعنی کسی خبر کو یونہی بے تحقیق قبول نہ کرو۔"[16]

مزید فرمایا:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ [17] "اور اس چیز کے پیچھے نہ پڑو جس کا تمھیں علم نہ ہو"

قرآنی آیات اور احادیث کے ساتھ بہت سی باتوں کو منسوب کر دیا جاتا ہے۔ کسی شخصیت، لیڈر یا رہنما کے بارے میں شکوک و شبہات پر مبنی باتوں کو پھیلایا جاتا ہے جو ان کی تذلیل اور توہین کا باعث بنتی ہیں۔ وحید الدین خان اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: "کوئی آدمی کسی دوسرے شخص کے بارے میں اگر ایسی خبر دے جس میں اس شخص پر کوئی الزام آتا ہو تو ایسی خبر کو محض سن کر مان لینا ایمانی احتیاط کے سراسر خلاف ہے۔ سننے والے پر لازم ہے کہ وہ اس کی ضروری تحقیق کرے اور جو رائے قائم کرے وہ غیر جانبدارانہ تحقیق کے بعد کرے نہ کہ تحقیق سے پہلے۔ غیر تحقیقی بات پر بولنے سے زیادہ اس پر چپ رہنا پسندیدہ ہے۔"[18]

"ابو ہریرہؓ سے مروی ہے: آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ جو سنے بغیر تحقیق آگے بیان کر دے"[19]

کوئی ایک بات لکھ کر نیچے لکھ دیا جاتا ہے کہ اس کو آگے لوگوں تک پھیلائیں صدقہ جاریہ ہوگا اور لوگ بغیر سوچے سمجھے اور تصدیق کیے اسکو دھڑا دھڑ فارورڈ کرنے لگتے ہیں جو کہ اکثر اوقات دین میں نئی بات ہونے کی وجہ سے بدعت کے زمرے میں آتی ہے۔ ابھی رمضان المبارک کے پہلے عشرے میں یہ میسج ہر طرف بہت پھیلایا جا رہا تھا کہ "رمضان کے پہلے جمعہ کی رات کو پہلا کلمہ 40 مرتبہ پڑھنے والے کو ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے اور بتانے والے کو دو حج کا" بغیر تحقیق کیے لوگ ثواب کے چکروں میں اسے دوسروں کو شیئر کرنے لگے۔ حدیث میں اس کے بارے میں فرمایا گیا ہے:

من احدث فی امرنا هذا، ما لیس فیه فهو رد[20]

"جو شخص ہماری لائی ہوئی شریعت میں ایسی چیز کا اضافہ کرے جو اس میں نہ ہو تو وہ مردود ہے۔"

اور بدعت کے بارے میں یہ بھی فرمایا:

کل بدعۃ ضلالۃ و کل ضلالۃ فی النار[21] "ہر بدعت گمراہی ہے اور ہر گمراہی آگ میں لے جائے گی۔"

گویا ان ویب سائٹس کے ذریعے افراد تصدیق کئے بغیر جب مواد شیئر کرتے ہیں تو وہ نہ صرف ان کے لئے گمراہی کا باعث بنتا ہے بلکہ ہر اس شخص کیلئے گمراہی کا باعث بنتا ہے جس جس تک یہ پہنچتا ہے اور اس طرح اس کا وبال آغاز کرنے والے کے سر پر بھی ہوتا ہے آج کے دور میں ویب سائٹس پر اپنے فیلوز کی تعداد بڑھانے کے لیے بے بنیاد قصے پوسٹ کیے جاتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ مثلاً واٹس اپ اور فیس بک وغیرہ پر یہ پیغام آئے دن گردش کرتا رہتا ہے کہ اتنے لوگوں کو یہ آگے بھیجو تو رات تک خوشخبری ملے گی اور اگر کوئی اس پیغام کو نظر انداز کرے گا تو اسے نقصان اٹھانا پڑے گا۔۔۔ ایسے لوگ خود بھی گمراہ ہیں اور دوسروں کو بھی بہکا کر گمراہی کا راستہ دکھاتے ہیں۔ قیامت کے دن ایسے لوگوں پر دوہرا عذاب ہو گا ذاتی گمراہی کا الگ اور لوگوں کو بہکانے کا الگ۔

(4)۔ناجائز تعلقات

اسلام مردوں اور عورتوں کے ناجائز تعلقات کی اجازت نہیں دیتا۔ نامحرم مردوں اور عورتوں کی مجلسوں اور دوستیوں کے خلاف ہے۔ مگر ان ویب سائٹس پر مردوں اور عورتوں نے آزادانہ ایک دوسروے سے تعلقات بنا رکھے ہیں۔ جس معاشرے میں مرد و عورت کا آزادانہ اختلاط ہو وہاں بدکاری اور فحاشی ضرور جنم لے گی۔ اسلام نے مرد اور عورت کے آزادانہ اختلاط کے درمیان پردہ کی صورت میں ایک دیوار کھڑی کر دی ہے جو فحاشی اور بدکاری کے جراثیم بڑھنے نہیں دیتی۔ قرآن پاک میں پردہ کا حکم:

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِيُّ قُل لِّأَزۡوَٰجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ ٱلۡمُؤۡمِنِينَ يُدۡنِينَ عَلَيۡهِنَّ مِن جَلَٰبِيبِهِنَّ[22]

"اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور اہل ایمان کی عورتوں سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادر کے پلو لٹکا لیا کریں"

سورۃ النور میں اس طرح حکم دیا گیا۔۔

وَقُل لِّلۡمُؤۡمِنَٰتِ يَغۡضُضۡنَ مِنۡ أَبۡصَٰرِهِنَّ وَيَحۡفَظۡنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبۡدِينَ زِينَتَهُنَّ[23]

"اے نبی ﷺ! مومن عورتوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں"

جبکہ سماجی رابطوں کی ان ویب سائٹس پر کیا ہوتا ہے کہ لڑکیاں اپنی تصاویر بنا کر اپنے دوستوں جن میں لڑکیاں اور لڑکے دونوں شامل ہوتے ہیں ان کے ساتھ شیئر کرتی ہیں تاکہ وہ اپنے حسن کی تعریف سن سکیں۔ لوگ ان کو دیکھ کر ان پر کومنٹس کرتے ہیں۔ بغیر ضرورت غیر مردوں کے ساتھ بات کرنے کی اجازت نہیں۔ اسلام بحالت مجبوری غیر مردوں سے بات کرنے کی اجازت دیتاہے مگر اس میں بھی اختیاط کا دامن تھامے رکھنے کی تعلیم ہے۔

مگر آج ان ساری تعلیمات و احکامات کو پس پشت ڈال کر لڑکیاں اور لڑکے ان ویب سائٹس پر ایک دوسرے سے دوستیاں کرتے اور ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزارتے نظر آتے ہیں۔ اور پھر نقصان اٹھاتے ہیں جیسے کہ روزنامہ پاکستان میں شائع ہونے والی اس خبر سے اندازہ ہوتا ہے:

"فیس بک دوستی کا بھیانک انجام: حافظ آباد کی لڑکی اقراء اپنے دوست سے ملنے شجاع آباد چلی آئی جہاں اسے لڑکا شہزاد اپنے دوست کے گھر چھوڑ کر فرار ہو گیا اور بعد میں پولیس نے بازیاب کرا کے عدالت پیش کر دیا جہاں سے وہ دارالامان بھیج دی گئی"[24]

اسلام میں تو مردوں کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے عورتوں کو احتیاط برتنے کا حکم دیا گیاہے تو اس میں اس بات کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے کہ لڑکیاں لڑکے آپس میں چیٹ، ویڈیو کالنگ، تصاویر کا تبادلہ اور ملاقاتیں کرتے پھریں۔

(5)۔ تہمت والزام تراشی

سماجی رابطے کی ویب سائٹس پر مخالفین کے خلاف پروپیگنڈے کی مکمل آزادی کی وجہ سے معاشرے میں انتہا پسندی میں اضافہ ہو رہاہے۔ بعض اوقات ایک دوسرے کے خلاف بے جا الزامات یا غیر مستند فتاویٰ جات کا پرچار کر کے انتشار اور خلفشار پھیلایا جاتا ہے۔ دین اسلام ہمیں کسی پر تہمت لگانے سے سختی سے منع کرتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا[25]

"جو لوگ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بغیر گناہ کے ایذا پہنچاتے ہیں وہ لوگ بہتان اور صریح گناہ کا بار اٹھاتے ہیں"

"اس آیت میں ان لوگوں کو سرزنش کی گئی ہے جو اہل ایمان مردوں اور عورتوں کو بغیر کسی قصور کے ستایا کرتے ہیں۔ کبھی ان پر جھوٹی تہمتیں لگاتے ہیں کبھی راہ چلتے ان کی بے عزتی کر دیتے ہیں کبھی انہیں زدوکوب کرتے ہیں وہ سن لیں کہ وہ بہتان تراشی اور کھلے گناہ کا بوجھ اپنے اوپر لادرہے ہیں۔"[26]

اور جو کوئی تہمت لگاتا ہے اس پر نہ صرف دنیا بلکہ آخرت میں بھی لعنت کی جاتی ہے اتنی سخت سزا سے اس برائی کی سنگینی کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن سوشل میڈیا پر بعض عناصر کی جانب سے بے بنیاد الزامات کو پھیلا کر کئی گناہوں کے مرتکب ہونے کے ساتھ معاشرے میں بے چینی و بدامنی کی کیفیت پیدا کی جارہی ہے۔ حدیث میں سات ہلاک کر دینے والی چیزوں سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے جن میں سے ایک پاک دامن ایمان دار اور برے کاموں سے بے خبر عورتوں پر تہمت لگانا ہے۔[27]

(6)۔ ریاکاری اور نمود و نمائش

سماجی رابطوں کی ویب سائٹس استعمال کرنے والے صارفین میں ریاکاری اور نمود و نمائش کا عنصر زیادہ پایا جاتا ہے۔ وہ جو کھانا کھا رہے ہوں، کسی جگہ سیر کیلئے گئے ہوں، کوئی فنکشن ہو اس کی تصاویر بنا کر ان سائٹس پر شیئر کرتے ہیں۔ اسی طرح اگر کسی نے کوئی نئی چیز مثلاً گاڑی، موٹر سائیکل، کوئی جوتا، کوئی سوٹ وغیرہ خریدا ہو تو اس کے بارے میں بھی اپنے دوستوں اور جاننے والوں کو آگاہ کیا جاتا ہے۔ جبکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق ریاکاری اور نمود و نمائش ایک ناپسندیدہ عمل ہے۔ اسلام نمود و نمائش، تصنع کا نہیں بلکہ سادگی کا علمبردار ہے۔ سادگی کی بدولت ضروریات زندگی حدود میں رہتی ہیں اور زندگی سہل ہو جاتی ہے۔ قرآن پاک میں ارشاد ہوتا ہے:

اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ[28]

"کیا تونے اس کو دیکھا جس نے اپنی نفسانی خواہش کو اپنا خدا بنالیا ہے"

اسی طرح بعض لوگ عبادات کے موقع پر ان کی نمائش ان ویب سائٹس پر کرتے نظر آتے ہیں۔ کوئی مسجد میں اعتکاف کی حالت میں ہو، عیدین کی نماز کا موقع ہو، حج و عمرہ کیلئے مکہ میں حرم کعبہ میں موجود ہو، کسی کی امداد کی جارہی

ہو، ان مختلف موقعوں کی تصاویر بنا کر واٹس اپ، فیس بک، ٹوئٹر وغیرہ پر شیئر اور اپ لوڈ کی جاتیں ہیں اور دوسروں کے خیالات اور تبصروں پر خوشی محسوس کی جاتی ہے۔

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میں دوسرے شریکوں کے مقابلے میں، شرک سے سب سے زیادہ بے نیاز ہوں۔ جو کوئی ایسا عمل کرے کہ اس میں وہ میرے ساتھ میرے علاوہ کسی اور کو بھی شریک کرے تو میں اس کو اس کے شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں۔"[29]

"کسی اور کو شریک کرنے کا مطلب ہے کہ دکھلاوے کے لیے کام کیا جائے تا کہ اس کے ذریعے دینوی مفاد حاصل کرے یا لوگوں کی نظروں میں متقی یا پارسا کہلائے۔ 'میں اس کو شرک سمیت چھوڑ دیتا ہوں' کے معنی ہیں کہ اس کے عمل کو برباد اور اس کے اجر کو ضائع کر دیتا ہوں۔ اس حدیث میں دکھاوے کو شرک سے تعبیر کر کے (کہ یہ شرک خفی ہے) اس کی قباحت کو واضح کر دیا ہے۔ تاہم یہ شرک اصغر ہے جس کے مرتکب پر جنت حرام نہیں، یہ سزا بھگت کر بالآخر جنت میں چلا جائے گا۔"[30]

اسی طرح جو لوگ اپنی نمود و نمائش ان ویب سائٹس پر کرتے ہیں ان کو دیکھ کر وہ لوگ جو ان چیزوں کو یا سہولیات کو افورڈ نہیں کر سکتے وہ احساس کمتری اور احساس محرومی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بعض لوگ ان کی سہولیات اور آسائشات کو دیکھ کر حسد جیسی برائی میں مبتلا ہو جاتے ہیں حالانکہ آپ ﷺ نے واضح الفاظ میں حسد سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

عن ابو هریرةؓ ان النبی ﷺ قال إیاكم و الحسد، فان الحسد یأكل الحسنات كما تأكل النار الحطب۔۔۔ او قال: العشب[31]

"حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: حسد سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ بلاشبہ حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ ایندھن کو۔۔۔ یا فرمایا۔۔ گھاس پھوس کو کھا جاتی ہے"

(7)۔ کفار و مشرکین سے دوستی

سماجی رابطوں کی ویب سائٹس، فیس بک، ٹوئٹر وغیرہ پر مسلمان اپنے ہم مذہب اور رشتہ داروں کے علاوہ غیر مذاہب

کے لوگوں کے ساتھ بھی دوستی اور رابطے کرتے ہیں اور ان کے ساتھ باتیں کرنے میں وقت گزارتے ہیں۔ خصوصاً نوجوان لڑکے مغربی ممالک میں موجود غیر مسلم لڑکیوں اور عورتوں سے ان ویب سائٹس کے ذریعے تعلقات بناتے ہیں تا کہ وہ ان کے ملک میں جانے میں انکی مدد کریں اور بعض اوقات تو یہ تعلقات اتنے بڑھ جاتے ہیں کہ نوبت شادی تک آجاتی ہے۔" جنوبی افریقہ سے لڑکی پاکستانی طالب علم سے فیس بک پر دوستی کے بعد اس کے یہاں (قلعہ رامکو) حافظ آباد پہنچ گئی "[32]

اسلام غیر مسلموں سے دوستی کرنے سے منع کرتا ہے ارشادِ ربانی ہے:

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَآءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ وَ قَدْ كَفَرُوْا بِمَا جَآءَكُمْ مِّنَ الْحَقِّ ج[33]

"اے لوگو جو ایمان لائے ہو میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست نہ بناؤ۔ تم ان کے ساتھ دوستی کی طرح ڈالتے ہو حالانکہ جو حق تمہارے پاس آیا ہے اس کو ماننے سے وہ انکار کر چکے ہیں"

اس سورت کے اول و آخر میں مسلمانوں کو کفار سے تعلقات، دوستی رکھنے اور خصوصاً مشرکات سے نکاح رکھنے کی ممانعت ہے مولانا اشرف علی تھانوی کہتے ہیں کہ " گو دل سے دوستی نہ ہو مگر ایسا دوستانہ برتاؤ بھی مت کرو۔ اول تو دوستی ہی بری چیز ہے پھر خفیہ پیغام بھیجنا اور زیادہ برا ہے "[34]

گویا اسلام کے مخالف لوگوں کے ساتھ تعلقات بڑھانے سے منع فرمادیا گیا ہے کیونکہ وہ ہر وقت اسلام کو اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں مصروف رہتے ہیں۔

(8)۔ مذہبی جذبات کو برانگیختہ کرنا (گستاخانہ خاکے)

سوشل میڈیا اور آزادی اظہارِ رائے کے نام پر جو سب سے بڑا نقصان سامنے آرہا ہے وہ یہ ہے کہ بدفطرت اور بدمزاج لوگ مقدس شخصیات اور مقدس نظریات کے بارے میں دریدہ ذہنی اور بے ہودہ گوئی کا وہ کھلا میدان پاکر اپنے غلیظ نظریات کی تشہیر میں لگے ہوئے ہیں۔ گستاخ رسول قابل سزا ہے۔

"حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ فتح مکہ کے سال جب نبی کریم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ نے

اپنے سر انور پر "خود" آہنی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ جب آپ ﷺ نے اسے اتارا تو ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ابن خطل (گستاخِ رسول ﷺ) کعبۃ اللہ کے پردوں سے چمٹا ہوا ہے تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ اسے قتل کر دو۔"[35]

سماجی ویب سائٹس پر یہ عناصر یہ سب کچھ اپنے تعارف اور شخصیت کو پردے میں رکھ کر کر رہے ہیں کہ وہ یہ بات جانتے ہیں کہ ان کے یہ جرائم اس قدر گھناؤنے ہیں کہ کوئی بھی سلیم الفطرت انسان اور مہذب معاشرہ اسے برداشت نہیں کرنے والا۔ سوشل میڈیا پر گستاخیوں کا ارتکاب کر کے دشمن قوتیں مسلمانوں کو اس کا عادی بنانا چاہتی ہیں۔ ماضی میں ڈنمارک، ناروے اور بعض دیگر ملکوں کی طرف سے نبی کریم ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخیوں کا ارتکاب کیا گیا تاہم اب مغربی ملکوں کی طرح انڈیا بھی اس ناپاک جسارت میں پیش پیش ہے اور منظم منصوبہ بندی کے تحت ایسی گستاخیاں کر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل کرنے کی سازشیں کی جارہی ہیں۔"[36]

ایسی غلیظ حرکتیں کرنے والوں کو مغربی ممالک کا تعاون حاصل ہے۔ "گستاخ بلاگرز کا بیرونِ ملک بھاگنا اس امر کی دلیل ہے کہ ایسی مذموم حرکتیں کرنے والوں کی پشت پناہی اور فنڈنگ بیرونی قوتوں کی جانب سے کی جارہی ہے۔"[37] گزشتہ دنوں اس حوالے سے چند افراد کی گرفتاری کی خبر بھی سامنے آئی تھی مگر بعد میں معلوم ہوا کہ انہیں رہا کر دیا گیا۔ معلوم نہ ہو سکا کہ اصل ماجرا کیا تھا؟ مگر یہ حقیقت ہے کہ اس کے بعد اب ایسے پیجز اور گروپس دوبارہ متحرک ہوئے اور جناب نبی اکرم ﷺ کی ذات اقدس، ازواج مطہرات اور شعائر اسلام کی شدید گستاخی کے مرتکب ہوئے جو بحیثیت مسلمان ناقابل برداشت ہی نہیں بلکہ ناقابل التفات اور ناقابل سماعت ہے۔"[38]

وزارت نے جولائی 2016ء سے گستاخانہ مواد کی نشاندہی اور شکایت کے لئے کام شروع کیا اور اب تک تقریباً چھ سو ستر (670) ویب سائٹس کے خلاف کاروائی ہوئی ہے۔ PTA سے شکایات کے علاوہ وزارت نے ان ویب سائٹس کے مالکان کو براہِ راست رابطہ کر کے تقریباً 700 ویب سائٹس یا ان کے لنکس کے بارے میں رپورٹ کر چکی ہے۔ جن میں سے اب تک 565 ویب سائٹس بلاک کر دی گئی ہیں۔[39]

(9)۔ اشاعت فحش / بے حیائی

سماجی رابطے کی ویب سائٹس معاشرے کے اندر فحاشی پھیلانے میں بھی بہت کردار ادا کر رہی ہیں۔ اخلاق باختہ تصاویر اور ویڈیو کلپس ان ویب سائٹس پر بڑے پیمانے پر موجود ہوتی ہیں اور برے لوگ خود بھی دیکھتے ہیں اور دوسروں کو بھی شیئر کرتے ہیں تاکہ وہ بھی دیکھیں ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن پاک میں ارشاد ہے:

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ[40]

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ ایمان لانے والوں کے گروہ میں فحش اور بے حیائی پھیلائے وہ دنیا اور آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"

چونکہ بے حیائی انسان کے وقار کو کھو دیتی ہے اس کی عزت کو خاک میں ملا دیتی ہے اور اس کے اخلاق کو تباہ کر دیتی ہے اس لیے مسلم معاشرہ میں بے حیائی پھیلانے والوں کو اس آیت میں متنبہ کیا گیا ہے کہ ان کے لیے نا صرف آخرت بلکہ دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے۔ یوٹیوب تو ایسی خرافات سے بھری پری ہے لوگ رات رات بھر ان کو دیکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ بچے کم عمری میں ہی ان تمام باتوں سے آگاہ ہو جاتے ہیں جن کا انھیں بلوغت کے بعد پتا ہونا چاہیے۔ نیز جو برائی نہیں جانتے وہ بھی اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں اور سیکھ جاتے ہیں۔ سورۃ اعراف میں فرمایا گیا ہے:

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ[41]

"اے محمد ﷺ! کہہ دو کہ میرے رب نے تمام بے حیائیوں کو حرام قرار دے دیا ہے، وہ اعلانیہ ہوں یا خفیہ"

"جہاں تک انٹرنیٹ پر عریانیت اور غیر اخلاقی مواد پھیلانے والی ویب سائٹس کا معاملہ ہے ان کو کتنا دیکھا اور وزٹ کیا جاتا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک حالیہ رپورٹ (Report) کے مطابق PTA کی جانب سے 31 ہزار ایسی ویب سائٹس کو بلاک کیا جا چکا ہے۔ غیر اخلاقی ویب سائٹس (Websites) کی اتنی بڑی تعداد یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ معاشرے میں فحاشی کو پھیلانے میں کس قدر سرگرم ہے جس کی وجہ سے زیادتی وزنا جیسے واقعات کی شرح بڑھتی جا رہی ہے۔"[42]

بدکاریوں کو نہ صرف حرام کیا بلکہ ان کی اشاعت و فروغ سے بھی منع کیا گیا ہے لٰہذا تمام مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے کہ وہ تمام فواحش ومنکرات سے پرہیز کریں۔ شرم وحیا کو اختیار کریں۔ فرمایا:

الحیاء من الایمان[43] "حیا ایمان سے ہے"

یہ حیا ہی انسان کو فحش اور بے حیائی کی باتیں کرنے اور دیکھنے سے روکتی ہے اور ان کی اشاعت سے باز رکھتی ہے۔

(10)۔ افشائے راز

سماجی رابطوں کی ویب سائٹس فیس بک اور ٹوئٹر وغیرہ پر ایک رہنما دوسرے رہنما کے رازوں کو افشا کر دیتا ہے۔ کسی شخص کو کسی دوسرے کے فعل کے بارے میں معلوم ہو جائے تو بڑے پیمانے پر لوگوں میں اس کی تشہیر کر دی جاتی ہے۔

"جس نے مسلمان کی پردہ پوشی کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی کریں گے۔"[44]

گویا کہ مسلمان سے متعلق باتوں کی فواحش کی تشہیر نہ کی جائے اسے مخفی رکھا جائے۔ کیونکہ اشاعت سے نفسانی تحریک گناہ کی طرف راغب کرتی ہے۔ اسلام اس سے منع کرتا ہے۔

عن معاویۃؓ قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول: انك ان اتبعت عورات الناس افسدتھم۔ او کدت ان تفسدھم[45]

"حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تو لوگوں کے عیوب کے پیچھے پڑ گیا تو انھیں بگاڑ دے گا یا قریب ہے کہ تو انھیں بگاڑ دے گا"

عین ممکن ہے کہ لوگ عیب کھل جانے کی وجہ سے مزید جری ہو جائیں اور اعلی الاعلان غلط کام کرنے لگیں۔ تاہم امام عادل نصیحت اور اصلاح احوال کے لیے ان کی خبریں معلوم کرے تو جائز ہو گا۔ عقبہ بن عامرؓ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

"جس نے کسی کا مخفی عیب دیکھ لیا اور اس پر پردہ ڈال دیا تو یہ ایسا ہے کہ جیسے کسی نے زندہ گاڑھی ہوئی بچی کو موت سے بچا لیا"[46]

مسلمان جس سے کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اس کے راز کو فاش کرنا کسی طرح کی نیکی نہیں۔ نصیحت ضرور کرنی چاہیے۔ہاں اگر کوئی عادی مجرم اور فاسق فاجر ہو تو اس کی پردہ پوشی مناسب نہیں۔کیونکہ اس سے اس کے فسق وفجور میں اضافہ ہو جائے گا۔اس لیے اس کی شکایت حاکم اور قاضی تک ضرور پہنچنی چاہیے تاکہ اس کی اصلاح ہو۔

عصر حاضر میں ہر فرد کسی نہ کسی طرح ان ویب سائٹس سے جڑا ہوا ہے۔سماجی رابطے کی ان ویب سائٹس کے استعمال کے رجحانات کو اسلامی تعلیمات کی روشنی میں دیکھا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کس طرح سے ان ویب سائٹس سے منسلک ہو کر اسلامی تعلیمات سے روگردانی کی جارہی ہے۔اسلام ترقی اور جدت کا مخالف نہیں ہے۔اسلامی تعلیمات سوشل میڈیا یا سماجی ویب سائٹس کو برا نہیں کہتیں بلکہ ان کی وجہ سے پیدا ہونے والے منفی اثرات کی مذمت کرتی ہیں۔

سوشل میڈیا ایک غیر جانبدار ہتھیار ہے۔یہ بذات خود اچھا یا برا نہیں ہے بلکہ اسکا استعمال اسے اچھا یا برا بناتا ہے۔ سوشل ویب سائٹس کی مثال ایک چھری کی مانند ہے، جس سے اچھا کام بھی لیا جاسکتا ہے اور برا بھی۔اگر اس کو پھل، سبزی وغیرہ کاٹ کر کھانے پکانے کیلئے استعمال کیا جائے تو یہ ایک فائدہ مند چیز ہے اور اگر اس سے دوسروں کو تکلیف پہنچانے، گردنیں کاٹنے کیلئے استعمال کیا جائے تو یہ ایک نقصان دہ آلہ ثابت ہوگی۔یہی حال سماجی رابطوں کی ویب سائٹس کا ہے۔ان کے ذریعے آپ اپنے پرانے دوست احباب سے تعلق قائم کرسکتے ہیں، رشتہ داروں سے رابطہ رکھ سکتے ہیں۔علماء وسکالرز سے رابطہ کر کے دین کے معاملات میں سمجھ بوجھ اور رہنمائی حاصل کرسکتے ہیں۔دین اسلام کی تبلیغ بھی کرسکتے ہیں۔لہٰذا ان ویب سائٹس کے اچھے یا برے ہونے کا انحصار ان کے استعمال پر ہے۔

حوالہ جات

[1] Rosalind Combley, Cambridge Business English Dictionary, Published by Cambridge University Press, Nov 2011,p.789, retrived 16 Jan 2017, 10:15am from www.cambridge.com

[2] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الجماعۃ والامامۃ، باب فضل صلوۃ الجماعۃ، دار ابن کثیر، دمشق، بیروت، الطبعۃ الرابعۃ، 1999ء، رقم الحدیث: 619، 1/231

[3] الحج، 22/30

[4] النحل، 16/105

[5] مراد آبادی، نعیم الدین، خزائن العرفان فی تفسیر القرآن، ضیاالقرآن پبلی کیشنز، لاہور کراچی پاکستان، ص502

[6] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب قول النبی ﷺ من غشنا فلیس منا، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1904ء، رقم الحدیث: 101، 1/99

[7] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الادب، باب علامۃ المنافق، رقم الحدیث: 33، 1/21

[8] قاسمی، محمد عارف باللہ، سوشل ویب سائٹس۔ چند اہم آداب، Retrived 25 Aug 2016, 4:35pm from muftiarifbillah. blogs.com.

[9] ترمذی، الجامع، کتاب الزہد، باب فیمن تکلم بکلمۃ یضحک بہا الناس، دار احیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، رقم الحدیث: 2315، 4/557

[10] الزمر، 39/3

[11] عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، ناشر دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، مطبوعہ 1993ء، 2/447

[12] الاحقاف، 46/15

[13] مفتی محمد شفیع، معارف القرآن، مکتبہ معارف القرآن کراچی، 7/803

[14] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ والادب، باب رغم انف من ادرک ابویہ أوأحدھما عند الکبر، فلم یدخل الجنۃ، رقم الحدیث: 2551، 4/1978

[15] الحجرات، 49/6

[16] عثمانی، شبیر احمد، تفسیر عثمانی، 2/587

[17] بنی اسرائیل، 17/36

[18] وحید الدین خان، تفسیر تذکیر القرآن، المکتبہ الاشرفیہ، جامعہ اشرفیہ، لاہور، 2/611

[19] مسلم، الجامع الصحیح، المقدمہ باب النھی عن الحدیث بکل ما سمع، رقم الحدیث: 5، 1/10

[20] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الصلح، باب اذا اصطلحوا علی صلح جور فالصلح مردود، رقم الحدیث: 2550، 959/2

[21] نسائی، احمد بن شعیب، السنن، کتاب الصلوۃ العیدین، باب کیف الخطبۃ، مکتب المطبوعات الاسلامیۃ حلب، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۰۶ھ، رقم الحدیث: 1578، 3/388

[22] الاحزاب، 33/59

[23] النور، 24/31

[24] روزنامہ پاکستان، 18 فروری 2016ء، Retrived 10 Jan 2017, 8:05pm from https://dailypakistan.com، pkhafizabad/19-Feb-2016

[25] الاحزاب، 33/58

[26] ازہری، محمد کرم شاہ، تفسیر ضیاالقرآن، ضیاالقرآن پبلیکیشنز، لاہور، 4/94

[27] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الفرائض، باب قول اللہ تعالیٰ: ان الذین یاکلون اموال الیتامی۔۔۔ النساء: ۱۰، رقم الحدیث: 6857، 8/175

[28] الفرقان، 25/43

[29] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الزھد والرقائق، باب تحریم الریأ، رقم الحدیث: 46، 4/2289

[30] نووی، ابو بکر یحییٰ بن شرف، ریاض الصالحین، مطبوعہ دارالسلام، 2/506

[31] ابو داؤد، السنن، کتاب الادب باب فی الحسد، دارالحدیث، القاھرہ، رقم الحدیث: 4903، 4/278

[32] ، نوائے وقت، 13 مارچ 2015، Retrived 19 Aug 2016, 5:55pm from https://www.nawaiwaqt.com.pk

[33] الممتحنہ، 60/1

[34] تھانوی، اشرف علی، بیان القرآن، مکتبہ رحمانیہ، لٹل سٹار پرنٹرز، لاہور، 3/538

[35] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب جزاء الصید احرام، باب دخول الحرم و مکۃ بغیر احرام، رقم الحدیث: 1846، 3/17

[36] حکومت پاکستان گستاخانہ ویب سائٹس اور توہین آمیز مواد اپ لوڈ کرنے والے اکاؤنٹس بند کرے، اردو پوائنٹ، 11 فروری 2017ء، Retrived 4May 2017, 11:09am from https://www.dailyurdupoint.com/livenews/2017-12-11/mews-919599.html

[37] پاکستان اپ ڈیٹس، 16 مارچ 2017، Retrived 4 May 2017, 11:45am from www.pakistanupdates.com.pk/urdu/

[38] سوشل میڈیا پر گستاخوں کی دریدہ ذہنی اور اصحاب اقتدار کی ذمہ داریاں، ،القلم، (اداریہ)، شمارہ 592، 5 تا 11 مئی 2017ء، Retrived 4May 2017, 11:48pm from www.alqalamonline.com/indexphp/idarti/7366-585-idearia

[39] محمد اشتیاق، گستاخانہ مواد والی ویب سائٹس کے خلاف کاروائی کا حکم، 31 مارچ 2017ء، ، Retrived 4 May 2017, 11:30am from https;//www.urduvoa.com/a/pakistan-blasphemy-materia-web-sites/3790693.html

[40] النور، 24/19

[41] الاعراف، 7/33

[42] جعفری، سید وقاص، انٹرنیٹ کی دنیا: پاکستان میں خطرناک رجحانات، Vol.3, Issue.1، Retrived 22 Nov 2016, 4:29pm https://technologytimes.pk/ post.php?id=437

[43] بخاری، الجامع الصحیح، کتاب الایمان، باب الحیاء من الایمان، رقم الحدیث: 24، 1/17

[44] مسلم، الجامع الصحیح، کتاب البر والصلۃ والادب، باب بشارۃ من ستر اللہ تعالیٰ عیبہ فی الدنیا بستر علیہ فی الاخرۃ، رقم الحدیث: 2590، 4/2002

[45] ایضاً، باب فی التجسس، رقم الحدیث: 4888، 4/274

[46] ابو داؤد، السنن، کتاب الادب، باب فی الستر علی المسلم، رقم الحدیث: 4891، 4/274